بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

انتہائی ذہین، ذمہ دار، معاملہ فہم، صائب الرائے، غربا کی مدد کرنے والے اپنی قوتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے، نمازوں میں گریہ وزاری کرنے والے اور خلافت کے وفادار تھے

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی رضا کیلئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر آپ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 رفروری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جس میت کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب کے سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ پھر یہ بھی ایک روایت ہے کہ ایک جنازہ جانے پر لوگوں نے جب اس شخص کی تعریف کرنی شروع کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہوگئی۔ آج میرا خیال تھا کہ میں نے آج دو جنازے پڑھانے ہیں اس لئے جنازوں اور تجہیز وتکفین کے بارے میں بعض احادیث، حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات اور فقہی باتیں بھی بیان کروں گا اور پھر مرحومین کا ذکر کروں گا لیکن آج اس کے مطابق بیان کرنا ممکن نہیں کیونکہ جس خادم سلسلہ اور وفا کے ساتھ وقف نبھانے والے اور خلافت کے اطاعت گزار کے بارے میں میں ذکر کرنا چاہتا ہوں ان کے بارے میں اتنا زیادہ مواد جمع ہوگیا ہے کہ وہی مشکل سے بیان ہوسکتا ہے۔ یہ واقعات اپنے طور پر ہی ایک واقف زندگی کیلئے اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد، عہدیدارن اور افراد جماعت کیلئے کئی رنگ میں راہنمائی کرنے والے اور قابل تقلید ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں گزشتہ دنوں مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کا 78 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات اچانک دل کے دورے کی وجہ سے ہوئی۔

مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے بیٹے تھے ان کے پوتے تھے حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے صاحبزادے تھے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے نواسے تھے اور میرے بہنوئی بھی تھے۔ ان کی والدہ صاحبزادی نصیرہ بیگم حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ اصل میں ان رشتوں کو جو چیز قابل ذکر بناتی ہے وہ ان کے اوصاف ہیں جو میں بیان کروں گا۔ مرزا غلام احمد صاحب خادم دین تھے، وقف زندگی تھے۔ باوجود کمزوری کے بیماری کے اور بڑے بھائی کی وفات کے بعد جب ان کو ناظر اعلیٰ میں نے مقرر کیا تو تمام فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

حضور انور نے فرمایا: وقف زندگی کی حیثیت سے ان کی زندگی کا آغاز مئی 1962ء میں ہوا۔ انہوں نے ایم۔اے پولیٹیکل سائنس گورنمنٹ کالج لاہور سے کی۔ پھر انہوں نے پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا اور اس میں کامیاب ہوئے مجھے انہوں نے خود بتایا کہ میں نے یہ امتحان صرف اس لئے دیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ بڑا مشکل امتحان ہوتا ہے اور کامیابی بڑی مشکل سے ہوتی ہے اور اس لئے بھی یہ امتحان دیا تاکہ دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہونے کے بعد پھر وقف کروں تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ کہیں اور جگہ نہیں ملی تو یہاں آگئے۔ اس کامیابی کے باوجود سرکاری نوکری نہیں کی اور زندگی وقف کی۔ جیسا کہ میں نے کہا 1962ء میں انہوں نے زندگی وقف کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ فرمایا کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ جو تم نے حاصل کر لی ہے دینی تعلیم بھی حاصل کرو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سے حدیث اور دینی علوم حاصل کئے۔ 1964ء میں میری ہمشیرہ کے ساتھ ان کا نکاح ہوا مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نکاح پڑھایا۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے وقف زندگی ہیں، تیسرے امریکہ میں ہیں، گو دنیاوی نوکری ہے لیکن وہاں بھی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مرزا غلام احمد صاحب جوان کی خدمات ہیں، ناظر تعلیم کے طور پر انہوں نے کام کیا، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے طور پر کئی سال کام کیا، 1996ء سے جب تک ناظر اعلیٰ نہیں بنائے گئے تھے ناظر دیوان کے طور پر کام کیا، 2012ء سے 2018ء تک صدر مجلس کارپرداز کے طور پر بھی تھے۔ پھر مرزا خورشید احمد کی وفات کے بعد ان کو میں نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی اور صدر صدر انجمن احمدیہ بنایا، خلافت رابعہ میں کئی دفعہ ان کو قائمقام ناظر اعلیٰ اور قائمقام امیر مقامی بننے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح مجلس وقف جدید کے ممبر تھے اور 2016ء سے 2018ء تک صدر مجلس وقف جدید بھی رہے، انصار اللہ میں مختلف قیادتیں ان کے سپرد رہیں پھر نائب صدر صف دوم بھی رہے پھر نائب صدر بنے پھر 2004ء سے 2009ء تک صدر انصار اللہ پاکستان کے طور پر خدمت کی توفیق ملی، خدام الاحمدیہ میں مہتمم کے طور پر کام کیا، پھر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے، اس کے بعد پھر صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رہے اور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی ہوئے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں، خلافت لائبریری کمیٹی کے صدر تھے، بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ کے صدر تھے، فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر تھے، اسی طرح جلسہ سالانہ میں ان کو کئی سال خدمت کی توفیق ملی، جب تک ربوہ میں جلسے ہوتے رہے بطور نائب افسر جلسہ سالانہ اور ناظم محنت، تبرکات کمیٹی کے صدر رہے، رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی کمیٹی کے ممبر تھے، مجلس افتاء کے ممبر تھے، تاریخ احمدیت کمیٹی کے ممبر تھے، سیکرٹری خلافت کمیٹی تھے، نگران مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ بھی رہے، 1989ء میں ان کو اور مرزا خورشید احمد صاحب کو اور دو انجمن کے کارکنان کو 298C کے تحت چند دن اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت ملی۔ 28رمئی 2010ء کا جو واقعہ ہوا تھا لاہور میں، جہاں بہت ساری شہادتیں ہوئی تھیں احمدیوں کی، اس وقت ناظر اعلیٰ نے جو وفد بھجوایا تھا لاہور جماعت کی تسلی کے لئے شہداء کی فیمیلیز کو ملنے کے لئے، مریضوں کو دیکھنے کے لئے ان کے امیر مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ شہداء کو ابھی ہسپتال لے جایا جا رہا تھا یہ لاہور پہنچ گئے تھے اور اگلے تقریباً دو ہفتے تک انہوں نے لاہور میں ہی قیام کیا اور جو انتظامات تھے ان کی نگرانی خود کرتے رہے۔ جب یہ ہسپتال میں مریضوں کو پوچھنے کے لئے گئے تو اس وقت کے گورنر سلمان تاثیر صاحب وہاں آئے۔ انہوں نے تعزیت کی مرزا غلام احمد صاحب نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ جو حملہ ہوا ہے وہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز مواد کی تشہیر ہو رہی ہے اور بحیثیت گورنر آپ کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ اسی طرح صوبائی وزیر جو اقلیتی امور کے تھے جاوید مائیکل صاحب وہ بھی تعزیت کرنے کے لئے آئے۔ یہاں بھی انہوں نے بڑی بہادری سے وزیر موصوف کو کہا کہ آپ تعزیت کے لئے آئے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں لیکن یہ بات واضح رہے کہ ہم خود کو اقلیت ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مسلمان ہیں۔ مرزا غلام احمد نے ان کو کہا کہ کابینہ میں آپ کو آواز اٹھانی چاہئے اور جماعت کے خلاف جو مہم ہے حکومت کو اس کو ختم کرنا چاہئے۔ 29 اور 30 مئی کو پریس کانفرنس بھی کی۔ سوئس نیشنل ٹی وی اور بی بی سی اور وائس آف امریکہ اور سہارا ٹی وی چینل فائیو اور دنیا ٹی وی وغیرہ کو سب کو انٹرویو دیا۔ اس میں انہوں نے واضح طور پر ان کو کہا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور کوئی ہمارے سے ہمارا مسلمان ہونا نہیں چھین سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ میں اپنی ایک رؤیا سنائی تھی آپ کہتے ہیں میں سوچ رہا تھا کہ مجھے اپنی مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں تو رات کو خواب میں میاں احمد کو دیکھا۔ جو ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے اس کے کہ تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں میں اپنا نیا ترجمہ کروں اور آپ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس میں حل ہوئے اور باقی پھر لمبی خواب ہے جس میں میاں احمد کے مشورہ کا ذکر ہے۔

ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو لکھا کہ عزیزم احمد سلمہ اللہ السلام علیکم آپ کی پریشانی کا خط ملا میں آپ کے لئے عاجزانہ دعا کرتا ہوں۔ آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے سچائی اور سعادت رکھی ہے اور ان دو صفات کے حامل انسان کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش روحانی ترقیات عطا فرماتا رہے اور طمانیت قلب کی جنت نصیب کرے۔

ان کی اہلیہ امۃ القدوس صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب بیمار تھے تو رات کو روزانہ وہاں جا کے ڈیوٹی دیا کرتے تھے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں بھی خلافت سے بہت وابستہ تھے۔ حضور ان پر بہت اعتماد کرتے تھے 1974ء میں کافی

عرصہ دن رات وہیں رہے یہ بھی اور مرزا خورشید احمد صاحب بھی اور گھر آنے کی اجازت نہیں تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو ایک اعزاز سے نوازا کہ ایک اجتماع کے موقع پر جب انہوں نے درخواست کی کہ حضور عہد دہروائیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ تم دہراؤ اور پھر حکماً ان سے عہد دہروایا اور حضور نے خود باقی خدام کی طرح کھڑے ہو کر پیچھے عہد دہرایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ یہ احمد اور خورشید یہ دونوں میرے وفاداروں میں سے ہیں اور ہر خلافت کے وفاداروں میں سے ہیں۔

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ رات کے نوافل میں اتنی گریہ وزاری ہوتی تھی کہ گھر گونج رہا ہوتا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے خلیفہ وقت کے لئے جماعت کے لئے ماں باپ کے لئے بہن بھائیوں کے لئے بیوی بچوں کے لئے رشتہ داروں کے لئے دعائیں کرتے تھے سورۃ فاتحہ کی بعض آیات کئی کئی دفعہ دہراتے رہتے تھے اپنے نوافل میں۔ چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی کوئی ان کو دیتا تو اس کی شکرگزاری کرتے یا تو اس کو تحفہ کے طور پر لوٹاتے یا گھر جا کے اس کا شکریہ ادا کرتے یا خط لکھ کے شکریہ ادا کرتے۔ ایک خوبی یہ تھی کہ جو کام بھی سپرد کرو جب تک وہ سرانجام نہ دے لیتے چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ علم بھی بہت تھا یادداشت بھی ان کی خوب تھی۔ کوئی روایت ہو یا پرانا رشتہ ہو ان سے پوچھتی تو ان کو یاد ہوتا تھا۔ ہر آمد پر پہلے چندہ ادا کرتے تھے اس کے بعد اس کو خرچ میں لایا جاتا تھا۔

بہت سارے لکھنے والوں نے مجھے لکھا اور میں بھی دیکھتا ہی رہتا تھا ہمیشہ اکٹھے ہوتے تھے۔ ہماری ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ احمد اور خورشید کو اگر دیکھ لوں کہ اکٹھے کہیں جا رہے ہیں تو مجھے لگتا تھا کوئی جماعتی مسئلہ ہو گیا ہے کہ یہ دونوں اکٹھے جا رہے ہیں۔ ہر کرائسس میں بڑے حوصلے سے ہمت سے فہم سے فراست سے کام کیا کرتے تھے۔ خلافت کی اطاعت تو تھی ہی۔ یہاں آئے تھے جلسہ پے، کمزوری کافی تھی ان کو میں نے کہا سوٹی لیا کریں تو فوری طور پر انہوں نے سوٹی لینی شروع کر دی کہ اب تو حکم مل گیا ہے اب لینی پڑے گی۔ چند سال قبل میں نے کہا تھا کہ ناظران جماعتوں میں جائیں ہر گھر میں جا کر اور میرا اسلام پہنچائیں۔ ان کے حصہ میں سندھ آیا۔ کہتی ہیں ان کی اہلیہ کہ واپس آئے تو لنگڑا کر چل رہے تھے تو میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ایک گھر کی سیڑھی سے گر گیا تھا جب فضل عمر ہسپتال میں دکھایا گیا تو پاؤں کی چھوٹی انگلی کی ہڈی کریک تھی اور دوسرے پاؤں کا ٹخنہ فریکچر تھا ہلکا سا۔ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو درد نہیں ہوتی تھی۔ کہنے لگے درد تو محسوس ہوتی تھی لیکن کیونکہ خلیفہ وقت کا پیغام گھر گھر پہنچانا تھا اس لئے گیارہ دنوں میں اس تکلیف کا احساس نہیں کیا اور اپنا کام ختم کر کے آئے۔ ان کے بڑے بیٹے لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد حضور کے خطبہ کی کیسٹ سب سے پہلے آپ کے پاس آتی تھی اور بڑے اہتمام سے آپ سب کو اکٹھا کرتے اور حضور کا خطبہ سناتے تھے۔ پھر ایم۔ ٹی۔ اے آنے کے بعد بھی خطبات سننے کا خاص اہتمام کرتے تھے اور اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ سب گھر والے یہ خطبہ سنیں حتیٰ کہ جو گھر میں کام کرنے والے افراد ہیں یا باہر ملازم ہیں ان کو بھی سننے کے لئے انہوں نے خاص اہتمام کیا ہوا تھا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت ہوئی ہے اس وقت ان کی والدہ صاحبزادی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بہت بیمار تھیں اور کافی حالت خراب تھی اور جس رات ہجرت تھی اس رات لگ رہا تھا کہ آج ان کی والدہ کی آخری رات ہے لیکن آپ وہاں جماعتی معاملات میں مصروف تھے ہجرت کے معاملات میں مصروف تھے اس لئے والدہ کے کمرے تک بھی نہیں گئے اور جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ میرے ساتھ بھی ہمیشہ اطاعت کا وفا کا تعلق رہا ہے۔ مرزا انس احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیشہ معاف کرنے میں پہل کرتے تھے۔ جب ان کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ایسی رقت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے کہ مجھے رشک آتا تھا۔ انتہائی ذہین ذمہ دار تھے۔ پنجوقتہ نماز کے لئے مسجد میں جانا غرباء کی مدد کرنا اور ان کے کام آنا اپنی قوتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق انہوں نے پائی۔

چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی یہی لکھا کہ بڑے معاملہ فہم اور صائب الرائے تھے آپ کی رائے فیصلہ کن ہوتی تھی۔ سلسلہ کے لٹریچر اور تاریخ سے گہری واقفیت تھی۔ خود کام کروانے کی عادت تھی ان کو بیٹھ کر۔ یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھنے والے تھے۔ انتہائی نرمی سے اور پیار سے اور محبت سے کام کرواتے تھے۔ دکھی اور مشکلات میں مبتلا لوگوں اور ضرورتمندوں کی ممکن حد تک ہمدردی کرنے والے اور ان کی مشکلات دور کرنے والے تھے۔ ایسی خداداد صلاحیت تھی کہ فوری طور پر معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے اور پھر فوری طور پر کارروائی سرانجام دینے کی عادت تھی۔

خلافت کے ساتھ بھی ان کا بڑا تعلق تھا ایک دفعہ ایک افتا کمیٹی میں زکوۃ کے معاملے میں بحث ہو رہی تھی افتا نے ایک رپورٹ تیار کی ۔ میرا خیال ہے اس کو میں نے ردّ کر دیا اور میں نے کہا اس کا دوبارہ جائزہ لیں ۔ کئی کمیٹیاں بنیں ہر دفعہ لمبی لمبی بحثیں ہوتی تھیں علماء کی اور نتیجہ پہ نہیں پہنچتے تھے ۔ آخر صدر صاحب نے ان کو اس کمیٹی کا صدر بنایا ۔ وہاں بھی علماء بڑی تیاری کر کے آئے تھے کہ جو میں نے بات کی ہے اس کے الٹ کریں ۔ تو کچھ دیر تو انہوں نے بات سنی ان کی پھر انہوں نے مبشر ایاز صاحب کہتے ہیں کہ بڑے جلالی رنگ میں پھر کہا کہ جب خلیفہ وقت نے فیصلہ کر دیا تو پھر ہم یہ سوچ کیوں رہے ہیں کہ اس کے خلاف ہو سکتا ہے اور ساری دلیلوں کو ردّ کر دیا اور یہ نہیں دیکھا کہ کون بڑا عالم ہے اور کون کیا کہہ رہا ہے ۔ کہتے ہیں تاریخ احمدیت اور جماعتی واقعات اور روایات کے تو گویا یہ انسائیکلو پیڈیا تھے ۔ پھر نائب ناظر تعلیم لکھتے ہیں ۔ جب اگر کہیں کسی طالبعلم کا وظیفہ کی نامنظوری آجاتی خلیفہ وقت کی طرف سے بعض حالات کی وجہ سے تو اس وقت یہ کہا کرتے تھے کہ وظیفہ کی منظوری یا کوئی دوسری خوشی کی خبر جو خلیفہ وقت کی طرف سے دیا کرو اور اگر ناراضگی اور نامنظوری ہے تو ہمیں اپنی طرف سے دینی چاہئے ۔

وزارت دیوان سے جب یہ بدلے گئے اور ناظر اعلیٰ بنائے گئے تو ان کے ایک کارکن لکھتے ہیں کہ دفتر جانے سے پہلے ہمیں خود دفتر ملنے کے لئے آئے اور پھر کہا کہ آپ سے رخصت لینے آیا ہوں یہ الفاظ سن کر ہمارا دل بہت بھر آیا تو ہم نے کہا کہ میاں صاحب آپ یہیں رہ جائیں یا ہمیں بھی ساتھ لے جائیں ۔ جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں تو خود خلیفۃ المسیح کے حکم پر جا رہا ہوں اور پھر چند دنوں بعد ہی اپنے رب کے حکم سے اس کے پاس چلے گئے ۔ حضور انور نے فرمایا: یہ اُس جگہ چلے گئے جہاں ہر ایک نے اپنی باری پر جانا ہے، لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی رضا کے لئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند ان کی نیکیاں بجالانے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی اور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام واقفین زندگی اور عہدیداران کو بھی چاہئے کہ جس طرح انہوں نے وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا اور اپنے سپرد خدمات کو نبھایا اللہ تعالیٰ باقیوں کو بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی نیک صالح فدائیت اور وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے کارکنان مہیا کرتا رہے ۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا جنازہ جو آج میں نے پڑھانا ہے وہ ہے مکرمہ دیپا نو فرو خوت صاحبہ کا جو 26/جنوری کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون** ۔ جب سے وہ احمدی ہوئی ہیں نماز وقت پر ادا کرتی تھیں اور تہجد کا بھی خیال رکھتی تھیں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کیا کرتی تھیں حالانکہ عیسائیت سے احمدی ہوئی تھیں یہ ۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو مختلف عوارض کے باعث موت کی تقریباً آغوش میں تھیں ان کے ڈاکٹر جو غیر مسلم تھے کہتے تھے کہ جب سے یہ اللہ سے ملی ہیں ان کا دل نئی سانسیں لے رہا ہے اسلام احمدیت قبول کرنے سے پہلے انہیں ہیپا ٹائٹس سی بھی ہو گئی تھی مگر بیعت کرنے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شفاء عطا فرمائی ۔ اس اپنی معجزانہ شفاء کا اپنی فیملی کے لوگوں سے اکثر ذکر کیا کرتی تھیں اور دو دفعہ یہ مجھے مل چکی ہیں اور بڑا اخلاص اور وفا کا اظہار ہمیشہ کیا ۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی جو خواہش تھی کہ ان کی فیملی بھی احمدی مسلمان ہو جائے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو پورا فرمائے ۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 29th - February - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB